سطح پر پہچان اور مساوی حقوق، نامعروفیت کے خاتمے، تجارت میں موافق ملک کی حیثیت دلانے اور بالخصوص پڑوسیوں سے گہرے روابط کا موثر بیان ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مختصر مدت میں کتنی عظیم کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔

ملک کے سیاسی نظام کے ضمن میں جہاں آمریت اور جبریت کو خارج ازامکان قرار دیا گیا ہے، وہیں یہ بھی واضح ہوا کہ "پا پولسٹ" نظریہ آزاد ممالک کی ضرورت پوری نہیں کرتا۔ دلائل سے واضح کیا گیا کہ "جمہوریت" اور "انتخابات" کو لازماً ایک سمجھنا غلطی ہے۔ یہ کہ ملک میں جمہوریت ہوگی، لیکن اس کا راستہ خود قازق عوام اور اس کی لیڈر شپ نے متعین کرنا ہے۔ فوری تبدیلی دیرپا نہیں ہوتی اور انتشار کا باعث بنتی ہے، جیسے سوویت یونین کے ضمن میں ہوا۔ بہتر ہے انسان خود اپنے مسائل کو اپنا سب سے بڑا معلم بنائے جو ترقی کا ارتقائی اور فطری طریقہ ہے۔

کتاب کا ایک خوشگوار پہلو اسلام کی عظیم تمدّنی حیثیت کا تعارف اور اس کے آفاقی کردار کا اظہار ہے۔ شخصیّتوں اور مملکتوں سے تعارف کے واقعات بالخصوص مکہ و مدینہ کا سفرِ حج بہت والہانہ انداز میں بیان ہوئے۔

آخر میں ایک بار پھر یہ تنبیہ ضروری لگتی ہے کہ ایک انتہائی اہم موضوع پر ایک اتنی ہی اہم عالمی شخصیّت کی تحریر اُردو زبان میں متعارف کرانے کے لیے جن مترجمین کو تکلیف دی گئی وہ شاید اس بھاری بوجھ کو اٹھانے کی طاقت ہی نہیں رکھتے تھے۔ قومی ادارہ برائے تاریخ و ثقافت کو آئندہ کی کاوشوں میں یہ بات ضرور پیش نظر رکھنی چاہیے۔

مدیر کے نام

ذیشان طاہر
کراچی

اُمید ہے میری ان گزارشات کو آپ اپنے پرچہ میں جگہ دیں گے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو جب سابق سوویت یونین نے اپنے سے کئی گنا چھوٹے ملک افغانستان پر حملہ کیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ دنیا کے نقشے پر موجود اپنے رقبے کو اور وسیع کر سکے اور گرم پانی تک